۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے پانچویں رکوع کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب کی اولاد کو' بنی اسرائیل کو' بہادر سپاہی کے بیٹوں سے خطاب کیا۔ مسلمانوں کو عبرت چاہئے کہ تم بھی کسی بہادر سپاہی کی قوم ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تمہارا امام تھا۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی اولاد ہو۔ تمہیں یاد ہے کہ تم پر کیا کیا فضل ہوئے۔ پہلا فضل تو یہی ہے کہ تم کچھ نہ تھے' پیدا ہوئے' پھر مسلمان ہوئے۔ قرآن جیسی کتاب تمہیں دی گئی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جیسا خاتم النبیین رسول عطا فرمایا۔ تمہیں سمجھانے کے لئے' متنبہ کرنے کے لئے دوسروں کے حالات سناتا ہے کہ ایک قوم کو ہم نے بڑی نعمتیں دیں۔ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ (النحل:۱۱۳) اس قوم نے اللہ کی نعمتوں کی کچھ قدر نہ کی تو ہم نے ان کو بھوک کی موت مارا۔

بھوک کی موت بہت ذلت کی موت ہے' دکھ کی موت ہوتی ہے۔ میں نے ان اپنی آنکھوں سے بھوک کی موت مرتے لوگ دیکھے ہیں۔ دودھ ان کے منہ میں ڈالیں تو بھی حلق سے نیچے نہیں اترتا۔

کشمیر میں خطرناک قحط پڑا۔ کافر تو سؤر بھی کھاتے ہیں۔ ان کے باورچی خانہ کے اردگرد لوگ جمع ہو جاتے کہ شائد کوئی چھیچھڑا مل جائے۔ یہ حالت اضطراری تھی اس لئے مسلمان معذور تھے۔ پندرہ بڑے بڑے غرباخانے تھے اور رئیس چار سیر گیہوں خرید کر سولہ سیر کے حساب سے دیتا مگر پھر بھی خدا ہی دے تو بندہ کھائے۔ بندے کی کیا طاقت ہے کہ اتنی دنیا کی رزق رسانی کر سکے۔

غرض اللہ تعالیٰ ایک قوم کو نعمتیں یاد دلاتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے۔ اَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ (البقرۃ:۴۱) مجھ سے جو عہد کیا تھا وہ پورا کرو تو میں وہ عہد پورا کروں گا جو تم سے کیا تھا۔ اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ چنانچہ فرمایا فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرۃ:۳۹) یعنی تم میری ہدایت کے پیرو بنو تو میں تمہیں لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ زندگی دوں گا۔

اس وقت کیسی مصیبت کے دن ہیں۔ سات کروڑ کے قریب مسلمان کہلاتے ہیں۔ چھ کروڑ کے کان میں قرآن بھی نہیں گیا۔ ایک کروڑ ہو گا جو یہ سنتا ہے کہ قرآن ہے مگر اسے سمجھنے کا موقع نہیں۔ پھر چند ہزار ہیں جو قرآن مجید باترجمہ پڑھتے ہیں۔ اب یہ دیکھو کہ عمل درآمد کے لئے کس قدر تیار ہیں۔ میں نے ایک بڑے عالم فاضل کو دیکھا جن کا میں بھی شاگرد تھا۔ وہ ایک پرانا عربی خطبہ پڑھ دیتے تھے۔ ساری عمر اس میں گزار دی اور قرآن مجید نہ سنایا۔ حالانکہ علم تھا، فہم تھا، ذہین و ذکی تھے، نیک تھے، دنیا سے شاید کچھ بھی تعلق نہ تھا۔ پھر ان کی اولاد کو بھی میں نے دیکھا۔ وہ بھی اسی خطبہ پر اکتفا کرتی۔ میں نے آنکھ سے روزانہ التزام درس کا کہیں نہیں دیکھا۔ ان بعض ملکوں میں یہ دیکھا ہے کہ کسی فقہ کی کتاب کی عبارت عشاء کے بعد سنا دیتے ہیں۔ پس میں تمہیں مخاطب کر کے سناتا ہوں۔ اللہ فرماتا ہے۔ ہمارے فضلوں کو یاد کرو اور میرے عہدوں کو پورا کرو۔ میں بھی اپنے عہد پورے کروں گا۔ کبھی ملونی کی بات نہ کیا کرو اور گول مول باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔ حق کو چھپایا نہ کرو بحالیکہ تم جانتے ہو۔

قرآن شریف میں دو ہی مضمون ہیں۔ ایک تعظیم لامر اللہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کلمہ توحید کی تکمیل کے لئے ہے۔ دوم۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ اس مضمون کو کھول کر بیان فرماتا ہے کہ خدا کی تعظیم کے واسطے نمازوں کو مضبوط کرو اور باجماعت پڑھو۔ آجکل تو یہ حال ہے کہ امراء مسجد میں آنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ حرفت پیشہ کو فرصت نہیں۔ زمیندار صبح سے پہلے اپنے گھروں سے نکلتے ہیں اور عشاء کے قریب واپس آتے ہیں۔ ایک وقت کی روٹی باہر کھاتے ہیں۔

پھر واعظوں اور قرآن سنانے والوں کو فرماتا ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول

جاتے ہو۔ علماء ' فقراء ' گدی نشین ' سب کو ارشاد فرماتا ہے کہ بہادروں کے بیٹے بنو۔ منافق نہ بنو۔ حق میں باطل نہ ملاؤ۔ وفادار بنو تاکہ بے خوف زندگی بسر کرو۔ دوسروں کو سمجھانے سے پہلے خود نمونہ بنو۔ اگر تبلیغ میں کوئی مشکل پیش آجائے تو استقلال سے کام لو۔ بدیوں سے بچو۔ نیکیوں پر جمے رہو۔ نمازیں پڑھ پڑھ کر دعائیں مانگتے رہو اور یہ یقین رکھو کہ آخر اللہ کے پاس جانا ہے۔

زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ بادشاہ کے پاس قلم و کاغذ لے کو گیا۔ ادھر پیش کیا' ادھر جان نکل گئی۔ ایک اور شخص تھا' بڑے شوخ گھوڑے پر سوار۔ میری طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے کہا آپ کا گھوڑا بڑا شوخ ہے۔ کہنے لگا ہاں ایسا ہی ہے۔ میں ادھر گھر پہنچا کہ مجھے اطلاع ملی کہ وہ مرگیا۔ غرض یہ دوست' یہ احباب' یہ آشنا' یہ اقربا' یہ مال' یہ دولت' یہ اسباب' یہ دوکانیں' یہ سازوسامان' سب یہیں رہ جائیں گے۔ آخر "کار باخداوند"۔ اللہ تم پر رحم کرے۔

(الفضل جلد ۱ نمبر ۱۶--- یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

☆-☆-☆-☆